47061 ـ قريبى رشتہ دار يتيم كي كفالت كرنا

سوال

ميرا ايك بھائي اللہ تعالى كي رضا سے وفات پا گيا ہے اور اس كے چھ بچے ہيں كيا ميں اس كے ايك بچے كي كفالت كر سكتا ہوں يا كہ رشتہ دار يتيم كي كفالت كرنا جائز نہيں؟
اور اگر ميرے لئے كفالت كرنا جائز ہو تو كيا يہ كفالت اس حالت ميں صحيح ہے كہ ميں ايك عرب ملك ميں ہوں اور وہ دوسرے عرب ملك ميں بستے ہيں، صرف ميں انہيں ماہانہ كچھ رقم ارسال كرتا رہوں اور اس كے ساتھ جب وہاں جاؤں تو ان كے لئےكچھ تحفے وغيرہ بھي ليتا جاؤں، يہ علم ميں ركھيں كہ مجھے سالانہ چھٹى ملتى ہے؟
اور كيا كفالت كي رقم سال ميں دو بار بھيجنى جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

بلا شك يتيم كي كفالت ايك عظيم نيكي كا كام اور خيرو بھلائي اور قابل ستائش خصلت ہے، اور اللہ تعالى نے اپنى كتاب حميد ميں اس كا حكم بھي ديا ہے اور ہمارے نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے احاديث ميں اس كي فضيلت بھي بيان فرمائى ہے.

فرمان بارى تعالى ہے:

اور تم اللہ تعالى كي عبادت كرو اور اس كے ساتھ كسي كو بھى شريك نہ بناؤ، والدين اور رشتہ داروں اور يتيموں، مسكينوں اور رشتہ دار پڑوسيوں اور اجنبى ہمسايہ اور راہ كے مسافر، اور ان كے ساتھ جن كے تمہارے دائيں ہاتھ مالك ہوں (يعني غلام) كے ساتھ حسن سلوك اور نيكى كرو، يقينا اللہ تعالى تكبر كرنے والوں اور شيخى خوروں سے محبت نہيں كرتا النساء (36).

اور ايك دوسرے مقام پر اللہ تعالى نے فرمايا:

ليكن اچھا شخص وہ ہے جو اللہ تعالى اور يوم آخرت اور فرشتوں اور اللہ تعالى كي كتاب اور نبيوں پر ايمان ركھنے والا ہو، اور مال سے محبت ركھنے كے باوجود رشتہ داروں، يتيموں كو دے البقرۃ (177) .

اور سہل بن سعد رضي اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" میں اور یتیم کي کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح ہونگے، اور اپنے ہاتھ سے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی ملا کر کہا" صحیح بخاري حدیث نمبر (5659) .

ایك دوسری حدیث میں ہے ابو ہریرہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میں اور یتیم اس کا رشتہ دار ہو یا کوئی اور جنت میں اس طرح ہونگے اور مالك رحمہ اللہ نے اپنی درمیانی اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا" صحیح مسلم حدیث نمبر (2983) .

یتیم کي کفالت صرف دور والوں یعنی غیر رشتہ داروں پر ہي مقتصر نہیں بلکہ رشتہ دار یتیموں اور غیر رشتہ داروں دونوں کي کفالت مستحب ہے، بلکہ قریبی اور رشتہ دار یتیم کي کفالت کرنے میں تو ڈبل اجر ملتا ہے ایك تو صلہ رحمی اور دوسرا یتیم کي کفالت کا .

اس کي دلیل مندرجہ بالا ابوہریرہ رضي اللہ تعالی عنہ کي حدیث ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری میں لکھتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (لہ) سے مراد یہ ہے کہ وہ اس کا دادا یا چچا یا بھائي یا کوئي دوسرا رشتہ دار ہو یا پھر بچے کا باپ فوت ہو چکا ہو اور اس کي ماں اس کے قائم مقام ہو. دیکھیں فتح الباری (10 / 436).

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتےہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ (لہ او لغیرہ) سے مراد یہ ہے کہ اس کا قریبی ہو جیسا کہ اس کا دادا نانا اور اس کي ماں اور دادی نانی اور اس کا بھائی اور بہن اور چچا اور ماموں اور اس کي پھوپھی اور خالہ وغیرہ دوسرے رشتہ دار اور جو اس کے علاوہ دوسرے سے مراد اجنبی اور غیر رشتہ دار مراد ہے. دیکھیں: شرح مسلم للنووی (18 / 113) .

جب یہ پتہ چل گیا تو پھر آپ کے لئے کسي دوسرے ملك میں رہتے ہوئے یتیم کي کفالت کي رقم ارسال کرنا جائز ہوئی، اور آپ کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ وہ رقم سال میں سالانہ رقم دو بار کر کے بھیجھیں یا پھر اس سے بھی زیادہ بار یعنی ہر ماہ، لیکن اس میں یتیم کي مصلحت کو مد نظر رکھیں تا کہ وہ مال کا محتاج نہ رہے.

اور جب آپ یتیم کے ملك کفالت کي رقم روانہ کریں تو یتیم کي دیکھ بھال کرنے والے شخص کو چاہئے کہ وہ یتیم پر بغیر کسي اسراف اور فضول خرچي یا پھر کنجوسي کئے مال خرچ کرے .

میرے بھائي آپ یہ بھي علم میں رکھیں کہ یتیم کی کفالت کا سب سے اہم معنی اورمقصد یہ ہے کہ یتیم کي تربیت اور

نشو نما صحيح اسلامی تعليمات كے مطابق ہو، لهذا آپ اس يتيم كي عمر كے مطابق اس كا خيال كرتے ہوئے اس كے مناسب كتابيں اور كيسٹيں وغيره روانہ كا ضرور اہتمام كريں اور خاص كر جب چھٹی جائيں تو ساتھ ليتے جائيں الله كے حكم سے اس كا بہت اچھا اثر ہو گا اور بہترين نتيجہ نكلے گا اور اس كے ساتھ ساتھ اس پر نرمی و شفقت بھي كريں جسے وه كھو چكا ہے.

الله تعالى سے ہماری دعا ہے كہ آپ كو اس كا اجر عظيم عطا فرمائے اور امت مسلمہ ميں آپ جيسے لوگوں كي كثرت فرمائے.

مزيد تفصيل اور اہميت كے پيش نظر سوال نمبر (5201) كا جواب ضرور ديكھيں.

والله اعلم .